

”عنایت اللہ انصاری“

Anayetullah Ansari

Assistant Professor Department of URDU

RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar

Contact No. 9031431678 / 6201471567

Email : anayetullahansari@rediffmail.com

عنایت اللہ انصاری

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو

آر بی جی آر کالج مہراج گنج سیوان، بہار

”Aab-e-Hayat“

BA Urdu(Hons) Part-II (Paper-III)

”آب حیات ایک مطالعہ“

اردو زبان و ادب کی تاریخ میں جن کتابوں کو شہرت عام اور بقاء دوام حاصل ہوئی ہے ان میں سے محمد حسین آزاد کی ”آب حیات“ بھی ایک ہے۔ ویسے تو یہ بظاہر ایک تذکرہ ہے جس میں ایک طرف ’محمد حسین آزاد‘ نے اپنی انشاء پردازی کے جوہر دکھائے ہیں تو دوسری طرف اپنی تنقیدی بصیرت کا بھی لوہا منوایا ہے۔

”آب حیات“، اردو زبان و ادب کی پہلی باقاعدہ تاریخ ہے جس کے ذریعہ ’محمد حسین آزاد‘ نے اردو کی ادبی تاریخ کی راہ متعین کی ہے اور جس میں ہمیں اردو

شاعری کی ادبی تاریخ مرتب شکل میں ملتی ہے۔ ”محمد حسین آزاد“ نے ”آب حیات“،
میں اردو شعراء کی تاریخ کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا ہے اور ہر دور کے کچھ مخصوص
اوصاف کو بھی متعین کئے ہیں۔

”آب حیات“، ایک اہم ادبی دستاویز ہے۔ یہ قدیم تذکرہ نگاری اور جدید
ادبی تاریخ کے درمیان کی ایک کڑی کی حیثیت رکھتی ہے، اس میں تذکرہ نگاری کی
خصوصیات بھی ہیں اور ادبی تاریخ کی بھی۔ اسی بناء پر اسے اردو کی پہلی ادبی و تاریخی
دستاویز کہا گیا ہے۔

”آب حیات“، کا تنقیدی انداز تاثراتی ہے۔ یہ انداز قدیم تذکروں
سے لیا گیا ہے۔ شعرا کے کلام کے نمونے پیش کرنے کا انداز بھی قدیم تذکروں کے
جیسا ہی ہے لیکن یہ اپنی بعض خصوصیات کی بناء پر تذکروں سے آگے نکل کر ادبی
تاریخ کے دائرے میں آ جاتی ہے۔ اس ضمن میں سب سے اہم اور نمایاں خصوصیت
یہ ہے کہ اس کا ساخت تاریخ کی ساخت جیسی ہے۔ اسمیں شاعری کے ادوار بنائے
گئے ہیں جو ادبی تاریخوں کا وصف ہے۔ ”محمد حسین آزاد“، نے ”آب حیات“، کے
مواد اور کچھ دیگر تفصیلات کچھ اس انداز سے ترتیب دئے ہیں کہ وہ ادبی تاریخ کے
زمرے میں آ جاتی ہے۔

محمد حسین آزاد کی ”آب حیات“، سے پہلے اردو میں ایسی کوئی تصنیف نہیں تھی جس میں عملی تنقید کے ابتدائی خدوخال تلاش کئے جاسکیں۔ عملی تنقید میں چند مخصوص ادبی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شاعر یا ادیب کی تخلیقات یا اسکی ادبی کارناموں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ آزاد کے یہ تصوّرات اتنے واضح نہیں تھے جتنے کہ آج ہیں، اس لئے ان کے یہاں یہ عناصر جگنوؤں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ انھوں نے میر، سوز، اور انیس کے سلسلے میں الفاظ کے انتخاب کے حوالے سے بڑی عمدہ بحث کی ہے اور اس کا محاکمہ بھی کیا ہے۔ سودا اور انشاء کے یہاں ہندی الفاظ کے استعمال کے حوالے سے ان کی بحث کافی اہم ہے۔

”آب حیات“، میں محمد حسین آزاد ادبی فن پارے کو پرکھنے کیلئے تجزیے کے زیادہ قائل نہیں بلکہ وہ اپنے ذوق اور اپنی ذاتی پسند کو رہنما بنا کر اپنی رائے کا اظہار کر دیتے ہیں، وہ تجزیاتی انداز کے بجائے تاثراتی انداز کو اپنانا بہتر سمجھتے ہیں، وہ کسی شاعر کی شاعرانہ خصوصیات کا تجزیہ نہیں کرتے بلکہ تاثراتی طریقے پر اپنی رائے دیدیتے ہیں نتیجہ یہ ہیکہ تمام شعراء کے کلام پر تنقید کا انداز ایک سا ہے۔ ان کی تنقیدوں میں ذاتی پسند اور ناپسند کا بڑا عمل دخل ہے اپنی اسی پسند اور ناپسند کے سبب انھوں نے غالب کی جدّت پسندی کو نظر انداز کر دیا ہے اور ذوق ان کی نظر میں ایک مثالی شاعر بن جاتے ہیں۔

”آب حیات،، کے ابتدائی حصے میں محمد حسین آزاد نے

اردو زبان کی تاریخ کے مختلف سلسلوں کو دریافت کیا ہے اور اردو پر ان کے اثرات کا

جائزہ لیا ہے۔ آزاد نے اپنی اس تصنیف میں اس وقت تک کی اردو شاعری کو پانچ

مختلف ادوار پر تقسیم کیا ہے پہلا دور ابتدائی ہے جس میں ولی اور ان کے معاصرین کا

ذکر ہے۔ دوسرے دور میں حاتم، خان آرزو اور ان کے ساتھوں کے حالات اور

شاعری پر بحث ہے۔ تیسرے دور میں مرزا مظہر جان جاناں، میر، درد، سودا، اور

قائم، وغیرہ کا ذکر ہے۔ چوتھے میں جرأت، انشاء، مصحفی، میر حسن اور نسیم ہیں

۔ پانچویں دور میں ناسخ، آتش، مومن، ذوق، غالب، دبیر اور انیس ہیں۔

”آزاد، نے اس کے ہر حصے کی ابتداء میں اس دور کی فنی اور لسانی خصوصیات کا ذکر

کیا ہے۔ ان کا ایسا کرنا اس لئے بھی اہم ہے کہ اس سے ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں

آسانی ہوتی ہے کہ کون سا ادبی پارہ ادب کی تاریخ میں کیا مقام رکھتا ہے۔

یہ بات سچ ہے کہ ”آب حیات،، میں آج کے دور کے تنقیدی

اصول ہمیں نظر نہیں آتے لیکن اس حقیقت سے بھی چشم پوشی کسی طرح ممکن نہیں کہ

اردو تنقید کی کوئی بھی تاریخ ”آب حیات،، کے بغیر نامکمل ہے۔

